## 76413 ـ منگنی کے وقت سورۃ الفاتحہ پڑھنا

**سوال**

میری شادی ہونے والی ہے، جس ملك میں میری شادی ہو گی وہاں نکاح میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کا رواج ہے، جب ہمارے ملك میں کوئی بھی شادی کرنا چاہتا ہے تو وہ سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں، اور اس تقریب میں کچھ مردوں کو دعوت دی جاتی ہے جس میں مٹھائی اور مشروبات پیش کیے جاتے ہیں کیا یہاں سورۃ الفاتحہ پڑھنا سنت ہے اور ایسا ہے تو ایسا کرنے کے نتیجہ میں کیا مرتب ہو گا ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

عقد نکاح یا منگنی میں سورۃ فاتحہ پڑھنا سنت نہیں بلکہ یہ بدعت ہے، کیونکہ قرآن مجید کی اعمال میں کوئی آیت یا سورۃ کی بغیر دلیل تخصیص کرنا جائز نہیں.

ابو شامہ المقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عبادات کو ان اوقات کے ساتھ مخصوص نہیں کرنا چاہیے جس کی تخصیص شریعت نہ ہو، چنانچہ مکلف کو تخصیص کا منصب حاصل نہیں، بلکہ یہ شارع کو حاصل ہے " انتہی

دیکھیں: الباعث علی انکار البدع و الحوادث ( 165 ).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا منگنی کے وقت سورۃ فاتحہ پڑھنا بدعت ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" عورت کے ساتھ مرد کی منگنی یا نکاح کے وقت سورۃ فاتحہ پڑھنا بدعت ہے " انتہی

سورۃ فاتحہ پڑھنے کی نتیجہ میں عقد نکاح کے احکام میں سے کوئی حکم مرتب نہیں ہوتا، اس لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا معنی یہ نہیں کہ اس سے عقد نکاح مکمل ہوتا ہے، بلکہ عقد نکاح میں ایجاب و قبول اور ولی اور گواہ کا اعتبار ہوتا ہے.

عقد نکاح کے وقت سنت تو یہ ہے کہ خطبہ حاجت پڑھا جائے، جو درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نکاح وغیرہ میں خطبہ حاجت پڑھنے کی تعلیم دی وہ خطبہ درج ذیل ہے:

"إِنَّ الحَمدَ لِلَّهِ ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِهِ مِن شُرُورِ أَنفُسِنَا ، مَن يَهدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَن يُضلِل فَلَا هَادِيَ لَه ، وَأَشهَدُ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهُ وَرَسُولُه "

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً

بلا شبہ سب تعریفات اللہ تعالی کے لیے ہیں، ہم اس سے مدد مانگتے اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں، اور اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے، جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالی ہے وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریك نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں.

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایك جان سے پیدا کیا اور پھر اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور پھر ان دونوں سے بہت سارے مرد ا ور عورتیں پیدا کیں اور انہیں ( زمین پر ) پھیلایا، اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعہ ( جس کے نام پر ) تم ایك دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں ( قطع کرنے سے ) ڈرتے رہو، بے شك اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے .

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت بھی اس حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو .

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو سچی اور محکم ہو، اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دیگا، اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائیگا، اور جس شخص نے اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی .

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 2118 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ لوگوں نے اس سنت کو چھوڑ کر اور اس سے اعراض کر لیا اور اس کی بجائے بدعت کو اپنا لیا ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے دین کی طرف بہتر اور اچھی طرح لوٹائے.

واللہ اعلم .